کتاب نما

حمد باری تعالیٰ (مجموعۂ حمد)، ابوالامتیاز، ع س مسلم۔ ناشر: مقبول اکیڈمی، لاہور۔ صفحات: ۲۷۹۔
قیمت: ۳۵۰ روپے۔

اُردو شعرا نے عام طور پر حصولِ برکت کے طور پر حمد باری تعالیٰ کو اپنے مجموعوں اور کلیات کی زینت بنایا ہے۔ اسی طرح نثر کی بعض کتابوں میں بھی اسے ذریعۂ خیر و برکت سمجھتے ہوئے شامل کیا گیا ہے۔ مجموعی نظر ڈالی جائے تو اُردو شاعری میں حمد یہ مجموعے انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ یہ مجموعہ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے بہت عمدہ کوشش کی ہے جو اُردو شاعری میں کئی لحاظ سے اہم قرار دی جاسکتی ہے۔ جناب مسلم کو ہندی، فارسی اور عربی زبانوں پر جو دسترس حاصل ہے اور جس خوب صورتی سے وہ مذکورہ زبانوں کے الفاظ کو نگینوں کی طرح جڑتے ہیں ان پر آتش کا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

بندش الفاظ جڑنے سے نگوں کے کم نہیں　　　شاعری بھی کام ہے آتش مرصع ساز کا

حمد لکھنا بھی نعت کی طرح آسان نہیں، نعت نگار کو دو دھاری تلوار پر چلنا پڑتا ہے۔ جناب مسلم نے صراطِ مستقیم پر چلتے ہوئے قرآن و حدیث کو سامنے رکھا ہے اور اسی کی بدولت ان کا قلم کہیں ڈگمگانے نہیں پایا۔

اس حمد یہ مجموعے میں ڈاکٹر ریاض مجید کا مقالہ شامل ہے، اس سے نہ صرف اس صنفِ شاعری کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم ہوتی ہیں بلکہ اس سے ع س مسلم کی اس صنف سے دل چسپی اور خاص طور پر علم عروض پر ان کی گرفت کی پختگی بھی سامنے آتی ہے۔ انھوں نے اس مجموعے میں بعض نئی تراکیب وضع بھی کی ہیں۔ مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ انھوں نے نہ صرف حمد کہنے کی تحریک دلائی ہے جو دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے، بلکہ اس کا ایک عمدہ نمونہ بھی ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ (محمد ایوب لِلّٰہ)

دروسِ سیرت، ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی۔ مترجم: ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی۔ صفحات: ۴۱۲۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔ ڈسٹری بیوٹرز: کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فضلی بک، سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی۔

زیر تبصرہ کتاب السیرۃ النبویۃ کا اُردو ترجمہ ہے، جس میں حضور اکرمؐ کی نبوی حیثیت کو نمایاں کرتے ہوئے مغربی فکری گمراہیوں کی تردید کی گئی ہے۔ ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی شام کے مشہور عالم دین ہیں اور عصری مسائل کو دینی نقطۂ نظر سے جدید عام فہم اسلوبِ بیان میں پیش کرنے کی خداداد صلاحیت کے مالک ہیں۔

کتاب میں حیات النبی کے درخشاں واقعات کو اگرچہ روایتی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مصنف کا زیادہ زور مستشرقین اور ان کے ہم فکر مشرقی اہلِ علم کی ان گمراہ کن آرا کی تردید پر ہے، کہ جن سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ صرف ایک مصلح انسان تھے۔ مصنف نے کتاب کے تمہیدی مباحث میں تاریخ نویسی کے اسلامی اسلوب کو واضح کرتے ہوئے تاریخ نگاری کے جدید نقطۂ نظر پر فاضلانہ بحث کی ہے اور مغربی فکر کے جدید اسلوب تجزیہ وتحلیل کی تردید کی ہے، جس میں حیات النبیؐ کے واقعات کو اس لیے شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ ان کی عقلی توجیہ نہیں ہوتی اور یہ واقعات جدید سائنسی اصولوں پر پورے نہیں اُترتے (ص ۴۸)۔ اس طرزِ فکر کی مثال دیتے ہوئے مصنف نے محمد حسین ہیکل کا یہ دعویٰ پیش ہے: ''میں اپنی اس کتاب میں سیرت اور حدیث کی کتابوں کا پابند نہیں ہوں، بلکہ میں نے بہتر سمجھا کہ اسے علمی انداز میں پیش کروں''۔ (ص ۴۹)

کتاب میں اس نقطۂ نظر کی تردید کی گئی ہے۔ اعتراضات کے جواب میں مصنف کا استدلالی اسلوبِ بیان، عالمانہ اور عام فہم ہے۔ عبارت سادہ اور لفظی ومعنوی الجھاؤ سے پاک ہے۔ اُردو زبان میں اس انداز کی سیرت نگاری کا رواج ابھی عام نہیں ہوا۔ مترجم نے عربی سے اُردو ترجمہ مہارت سے کیا ہے۔ (ظفر حجازی)

نبی کریمؐ کے لیل ونہار، امام حسین بن مسعود بغوی۔ ترجمہ وتشریح: حافظ زبیر علی زئی۔ ناشر: حدیبیہ پبلی کیشنز، رحمٰن مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۵۶۰۔ قیمت (مجلد): ۳۰۰ روپے۔

زیرنظر کتاب سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگہی کے لیے ایک منفرد کاوش ہے۔

بنیادی طور پر یہ امام بغویؒ کی عربی تالیف الانوار فی شمائل نبی المختار کا ترجمہ ہے۔ مؤلف نے سیرت کے روایتی اسلوب سے ہٹتے ہوئے سیرت وسوانح کے واقعات کو ایک ترتیب سے بیان کرنے کے بجاے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی سیرت اور آداب وشمائل کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے، اور روزمرہ زندگی میں اسوۂ حسنہ سے عملی راہ نمائی دی ہے۔

ایک ہزار سے زائد احادیث کے اس مطالعے کو مختلف ابواب کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ نبی کریمؐ کے معجزات اور منفرد اوصاف وشمائل، آپؐ کا سراپا، رہن سہن، لباس، کھانا پینا اور اخلاقِ عالیہ اور طہارت ونظافت کا دل آویز تذکرہ ہے۔ اسلامی معاشرت اور ازدواجی زندگی کے پہلو کو بھی جامع انداز میں سمویا گیا ہے۔ 'ادعیۂ ماثورہ' کے تحت نبی کریمؐ کی دعاؤں کا عمدہ انتخاب ہے جسے روزمرہ معمول بنانا حبِ رسولؐ کے ساتھ ساتھ خیروبرکت کا باعث بھی ہوگا۔ نبی کریمؐ کے مرض الموت اور رفیقِ اعلیٰ کو لبیک کہنا، زندگی کے آخری لمحات اور تدفین کے مناظر اشک بار کر دیتے ہیں۔ آخری باب احیاے سنت، اتباع رسولؐ اور محبت مصطفیٰ کے لیے راہ نمائی اور اسوہ پر مبنی ہے اور دعوتِ عمل دیتا ہے۔

نبی کریمؐ کی سیرت کا نمایاں ترین پہلو دعوت اور احیاے اسلام کی جدوجہد ہے، جسے ایک باب کے تحت بیان کیا جاتا تو بہت اچھا ہوتا۔ اس پہلو سے تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ تخریج کے ذریعے احادیث کی صحت وضعف، حوالوں اور اعراب کے خصوصی اہتمام سے کتاب کی افادیت دوچند ہوگئی ہے۔ ترجمے کا اسلوب دل نشیں اور عام فہم ہے۔ اپنے موضوع پر ایک مفید علمی اضافہ ہے۔ (امجد عباسی)

سیرتِ اصحابِ عشرہ مبشرہؓ، عبدالرشید عراقی۔ ناشر: علم وعرفان پبلشرز، ۳۴- اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۸۲۴۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔

مشاہیرِ اسلام یا اکابرِ اُمت (بالخصوص محدثین اور علما وفقہا) کی سوانح نگاری فاضل مصنف کا خاص موضوع ہے۔ زیرنظر کتاب میں انھوں نے اُن ۱۰ نفوسِ قُدسی کے سوانح حیات کو اپنی تحریر کا موضوع بنایا ہے جن کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر جنت کی بشارت دی تھی، یعنی حضرت ابوبکرصدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت سعد بن ابی وقاص،

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت سعید بن زید اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

دراصل قرآن حکیم میں عمومی طور پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبھی صحابۂ کرامؓ کو جنت کا حق دار ٹھیرایا ہے (التوبہ ۹:۱۰۰، الانفال ۸:۷۴-۷۵) لیکن ان صحابہ میں ایک ایسی جماعت بھی تھی جو اپنی مہتم بالشان دینی خدمات، اپنے غیرمعمولی فضائل و مناقب اور بارگاہِ رسالت میں تقرب کی بنا پر خصوصی اہمیت اور مرتبے کی حامل تھی۔ اصحابِ عشرہ مبشرہ اسی مقدس جماعت کے معزز ارکان تھے۔ فاضل مؤلف نے ان بزرگوں کے سوانح حیات مستند حوالوں کے ساتھ بڑی تفصیل سے قلم بند کیے ہیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے جو عرق ریزی اور تحقیق کی ہے، وہ لائقِ تحسین وستایش ہے۔ ان کا اسلوبِ نگارش محققانہ ہونے کے ساتھ بہت سادہ، دل کش اور عام فہم ہے۔ اس سے پہلے اس موضوع پر دو تین اور کتابیں بھی ہماری نظر سے گزر چکی ہیں۔ یہ کتاب ان میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔ کتاب میں کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں کھٹکتی ہیں (طالب ہاشمی)۔

[۱۶فروری ۲۰۰۸ء کو رحلت فرما گئے، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین]

Islam and The Secular Mind، سید ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمہ و تدوین: طارق جان۔ اہتمام: ورلڈ آف اسلام ٹرسٹ، اسلام آباد۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، ڈی-۳۷، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی- فون: ۶۳۴۹۸۴۰۔ صفحات: ۲۴۰۔ مجلد مع اشاریہ۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

مغربی تہذیب کا طاقت ور مظہر سیکولرزم، ایک کثیرجہتی یلغار کرتا دکھائی دیتا ہے۔ وہی سیکولرزم جسے ڈاکٹر انیس احمد اپنے فاضلانہ تعارفی مضمون میں: 'ایک جعلی (pseudo) مذہب' (ص ۱-۲۰) قرار دیتے ہیں۔ اس لامذہبی کے مذہب نے خصوصاً اسلام کے خلاف انتہا درجے کا متعصّبانہ رویہ اختیار کیا ہے، جس میں یہودیت، نصرانیت اور ہندومت ایک دوسرے کے اتحادی نظر آتے ہیں۔

عہدحاضر میں نام نہاد 'تہذیبی تصادم' (جو درحقیقت یک طرفہ مغربی، عسکری، معاشی، مذہبی، سماجی اور فکری یلغار ہے) کے احوال کو موجودہ عہد کے عظیم اسلامی مفکر سید ابوالاعلیٰ مودودی،

ہر پہلو سے زیر بحث لائے ہیں۔ انھوں نے دلیل، دانش، انصاف اور منطق سے اس مسئلے کی اخلاقی و انسانی بنیادوں کو واضح کیا ہے۔ اگرچہ مولانا مودودی، مغربی تہذیب کے خودغرضانہ، لادینی اور اباحیت پسندانہ پہلوؤں کو موضوع بحث بناتے ہیں، لیکن وہ مغربی تہذیب کی ان ترقیات و مقدمات کا بھی کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں، جنھوں نے انسانی فلاح کے لیے کئی حیرت انگیز کارنامے انجام دیے ہیں۔ تاہم وہ برملا یہ بات واضح کرتے ہیں، کہ جب انسان آخرت کی جواب دہی کے احساس سے عاری ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بہت سے تعمیری ارادوں پر بھی حیوانی جبلت غلبہ حاصل کر لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تہذیب مغرب کے نزدیک برتری کی معراج کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ انسانوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے والا ہی فاتح عالم ہے۔ گذشتہ دو صدیوں کے دوران میں مغرب پر اسی حیوانی جبلت کا پھریرا لہرا رہا ہے۔

کتاب کے پیش لفظ میں پروفیسر خورشید احمد نے بتایا ہے: ''ان مضامین میں مولانا مودودی نے مغرب کے اس تصور کا تجزیہ کیا ہے، جس کے تحت وہ معاشرے میں مذہب اور الہامی رہنمائی کو چیلنج کرتا ہے'' (ص xi)۔ مولانا مودودی نے ایک جگہ لکھا ہے: ''[مغربی تہذیب نے] نظامِ زندگی کے ہر شعبے سے مذہب کو عملاً بے دخل کر دیا، اور اس کا دائرہ صرف شخصی عقیدہ و عمل تک محدود کر کے رکھ دیا۔ یہ بات تہذیب مغرب کے اصولوں میں داخل ہوگئی کہ مذہب کو سیاست، معیشت، اخلاق، قانون، علم فن، غرض اجتماعی زندگی کے کسی شعبے میں دخل دینے کا حق نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اس تہذیب کے رگ رگ میں خدا بیزاری اور لامذہبیت (سیکولرزم) کی ذہنیت پیوست ہوگئی ہے (اسلامی نظام زندگی اور اس کے بنیادی تصورات، ص ۴۳۷-۴۳۸)۔ مغربی تہذیب کے تجزیاتی مطالعے کے لیے مولانا مودودی نے ردعمل کا شکار ہونے کے بجائے توانا لہجے، مضبوط قلم، روشن ذہن اور کھلے ضمیر سے انسانوں کے دلوں پر دستک دی۔ معروف ترقی پسند دانش ور فیض احمد فیض نے درست کہا تھا: ''تہذیب مغرب پر تنقید کے حوالے سے دیگر علما کے مقابلے میں سید مودودی کا نقطۂ نظر زیادہ معتدل ہے۔ وہ اکثر و بیش تر استدلال عقلی توجیہہ سے کرتے ہیں، محض روایتی طریقے سے نہیں۔ انھوں نے تہذیب مغرب پر جذباتی انداز سے نہیں بلکہ غیر جذباتی اور استدلالی انداز سے تنقید کی ہے''۔ ظاہر ہے کہ اس تہذیب کا ایک مرکزی ستون سیکولرزم ہے۔

فاضل مرتب ومترجم طارق جان نے مولانا مودودی کی دو معرکہ آرا کتب تنقیحات اور تفہیمات سے آٹھ مضامین کو منتخب کیا ہے۔ یہ انتخاب قابلِ داد ہے اور تدوین وترجمے کا معیار اور اسلوب قابلِ رشک ہے۔ مرتب نے نہ صرف مولانا مودودی کی ان سدابہار تحریروں کا شُستہ اور رواں انگریزی ترجمہ کیا ہے، بلکہ مولانا مودودی کے استدلال اور مقدمے کی تائید کے لیے، اپنے حواشی میں ڈھائی سو سالہ انگریزی لٹریچر کو کھنگال کر مغربی دانش وراور فلسفیوں کی تحریروں سے قیمتی حوالے پیش کیے ہیں۔ یہ تائید مزید مولانا مودودی کی تنقید مغرب کی مؤثر معاونت کرتی ہے۔ مولانا مودودی کے رفقا میں سے پروفیسر عبدالحمید صدیقی، خرم مراد اور پروفیسر خورشیداحمد نے تہذیب مغرب کے مطالعہ وتحقیق کی جس روایت میں کارہاے نمایاں انجام دیے ہیں، آج طارق جان نے اسی سلسلۃ الذہب کے ایک قابلِ ذکر دانش ور کی حیثیت سے یہ قیمتی خدمت انجام دی ہے۔

اسلام اینڈ دی سیکولر مائنڈ علمی، فکری، سماجی، تاریخی اور فلسفیانہ حوالے سے خاصے کی چیز ہے جس میں مولانا مودودی نے: ''ذہنی غلامی، الٰہی اور لادینی قانون، اسلام پہ 'نظرثانی'، عقل پرستی کے زعم، ڈاوینی ارتقا، مغربی تہذیب کو درپیش چیلنج وغیرہ کوموضوع بحث بنایا ہے۔ اسلامک ریسرچ اکیڈمی نے فی الواقع اسے شایانِ شان طریقے سے شائع کیا ہے۔ عالمی سطح پر تو اس کتاب کی پذیرائی ہوگی ہی، لیکن خود پاکستان کے سیکولر دانش وروں تک اس کتاب کا پہنچایا جانا وقت کی ضرورت ہے۔ (سلیم منصور خالد)

مسلمان اور سائنس، سراج الدین ندوی۔ ناشر: ملت اکیڈیمی، ۲۳۳-سی، ابوالفضل انکلیو، ۱۱- شاہین باغ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ صفحات: ۴۲۴۔ قیمت: ۱۴۰ بھارتی روپے۔

زیرنظر کتاب میں ۲۶۵ سائنس دانوں کے کوائف، خاندانی پس منظر، ان کے کارنامے کسی قدر ان کے اور اس دور کی عمومی کیفیات بیان کی گئی ہیں۔ ان میں موجودہ دور کے مسلمان سائنس دانوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

مصنف نے مسلمان سائنس دانوں کی تصانیف کے بارے میں بہت اہم معلومات فراہم کی ہیں، یعنی یہ کہ وہ اب کہاں ہیں، یا کہاں طبع ہوئی ہیں جیسے حجاج بن مطر کی اقلیدس کو کوپن ہیگن

میں، یا طبی انسائی کلوپیڈیا فردوس الحکمت، عربی کے علاوہ سریانی میں لکھی گئی اور اب اوکسفرڈ یونی ورسٹی کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔

زیرنظر کتاب سے پتا چلتا ہے کہ ڈٹمار نے ۱۸۸۴ء میں ایک اہم تحقیق کے بعد سمندری پانی میں حل شدہ نمکیات کی تفصیل فراہم کی مگر ثابت بن قرۃ دانی نے سمندری پانی کے نمکین ہونے کے اسباب کا تذکرہ بہت پہلے کیا تھا۔ اسی طرح زلزلے کے اسباب، زمین کے قطر کا درست تعین، سیلاب روکنے کے آلات وغیرہ ایسی تمام تفصیلات کتاب کے آخری باب 'اہم ایجادات وانکشافات ایک نظر میں' میں فراہم کر دیے گئے ہیں۔

یہ بات کلی طور پر درست نہیں ہے کہ 'ترقی یافتہ اقوام کے اہلِ علم، اسپین کی اسلامی جامعات میں تعلیم حاصل کر کے مسلمانوں کے ورثے کو اپنے ساتھ لے گئے اور سائنس کی اوجِ ثریا تک پہنچے۔ انھوں نے مسلمانوں کی ایجادات وانکشافات کو اپنی جانب منسوب کر کے مسلمان سائنس دانوں کی کاوشوں کا سہرا بھی اپنے سر باندھ لیا۔ جارج سارٹن کی تصانیف، یا ۱۵ جلدوں میں شائع ہونے والی اے ڈکشنری آف سائنٹفک بابو گرافیز میں مسلمان سائنس دانوں کی تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔ جابر بن حیان کو بابائے کیمیا، ابن الہیثم کو بابائے بصریات کا خطاب اہلِ مغرب ہی نے دیا تھا۔

سراج الدین ندوی نے نہایت محنت سے ایجادات کی تصاویر اور خود سائنس دانوں کی تصاویر حاصل کر کے شائع کی ہیں جو آیندہ کام کرنے والوں کے لیے ابتدائی مآخذ کا کام انجام دیں گی۔ پوری کتاب میں بہت سے دل چسپ اور عبرت ناک واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں جو کتاب کی افادیت میں اضافے کا سبب بنے۔(ڈاکٹر وقار احمد زبیری)

ماہنامہ **سیارہ**، لاہور، سالنامہ ۲۰۰۷ء، مدیر: حفیظ الرحمٰن احسن۔ ناشر: ایوانِ ادب، چوک اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۲۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

محترم نعیم صدیقی کا جاری کردہ سیارہ گاہے بگاہے بعض ادبی رسالوں کی ضخیم اشاعتوں کی یاد دلاتا ہوا شائع ہوتا رہتا ہے۔ اسے پاکستان میں ادب اسلامی سے وابستہ اہلِ قلم کا نمایندہ رسالہ کہا جاسکتا ہے۔ اس اشاعت خاص میں حمدیہ اور نعتیہ کلام، مضامین، نظموں اور افسانوں کے

ساتھ ایک خصوصی گوشہ بیاد اقبال ہے، اور دوسرا گوشۂ خاص بھارت کے مشہور دانش ور اور ادبی نقاد ڈاکٹر عبدالمغنی کی یاد میں مرتب کیا گیا ہے۔ ۳۶ کتب پر تبصرہ لکھا گیا ہے۔ضرورت ہے کہ یہ رسالہ عام ادیبوں اور طلبہ اور طالبات کے مطالعے میں آئے، چند مخصوص لوگوں تک محدود نہ رہے۔(مسلم سجاد)

تعارف کتب

◉ **السلام اے سبز گنبد کے مکیںؐ**، ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی۔ ملنے کا پتا: نشیمن مارکیٹ، میڈیکل روڈ، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲، بھارت۔ صفحات: ۳۲۔ قیمت: ۱۰ بھارتی روپے۔[اُردو زبان میں منظوم سلام لکھنے کی مستحکم روایت ہے۔ احمد رضا خان بریلوی، اکبر وارثی میرٹھی، ماہرالقادری اور حفیظ جالندھری کے سلام معروف ہیں۔ زیرنظر منظوم سلام بے احتیاطی اور فکری بے اعتدالی سے پاک ایک پُراثر عقیدت نامہ بھی ہے اور پیامِ بیداری بھی۔ متواتر کئی برسوں سے زائرین حرم نبویؐ کے توسط سے روضۂ رسولؐ پر پیش کیا جارہا ہے۔]

◉ **سیکولرزم اور اسلام**، پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی۔ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈیمی، کراچی۔ تقسیم کنندہ: مکتبہ معارف اسلامی، ڈی-۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ صفحات: ۴۰۔ قیمت: ۲۰ روپے۔ [مصنف نے بڑی جامعیت سے سیکولرزم اور اسلام کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے واضح کر دیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والے مسلمان کے لیے یہ نظریہ سمِ قاتل ہے۔ ڈاکٹر علوی نے سیکولرزم کی تعریف وتشریح اور اس کی بنیادوں کی وضاحت کے بعد بتایا ہے کہ کس طرح وہ ماورائی ماخذ (metaphysical source) سے نجات، فطرت سے تصادم، سیاست کی عدمِ تقدیس اوراقدار کے عدمِ استقلال پر اپنی فکری عمارت تعمیر کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات اس کے بالکل برعکس ہیں۔]

◉ **ماہنامہ ذوق وشوق**، کراچی، مدیر: محمد عارف قریشی۔ پتا: پوسٹ بکس نمبر ۱۷۹۸۴، گلشن اقبال، کراچی۔ ۷۵۳۰۰۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۱۸ روپے، سالانہ ۳۲۰ روپے۔[بچوں کے لیے تعمیری اور صحت مند رسائل میں ایک خوب صورت اضافہ۔ مولانا رفیع عثمانی کی سرپرستی مشمولات کے معیاری اور اصلاحی ہونے کی ضمانت ہے۔ متنوع تحریریں علم کا ذوق اور عمل کا شوق بڑھانے والی ہیں۔ خوش ذوقی ہر صفحے سے عیاں ہے۔]